مجلہ : قافلہ الادب الاسلامی (عربی ، اردو)

ششماھی ج/۶، ش ۱/۴ جولائی ۲۰۰۴ء تا جون ۲۰۰۵ء

مدیر : حافظ فضل الرحیم

ناشر : عالمی رابطہ ادب اسلامی جامعہ اشرفیہ لاہور

قیمت وصفحات : ۱۰۰ روپے فی شمارہ۔۱۵۶ صفحات

علامہ اقبال کے حوالہ سے مذکورہ دوشماروں میں اردو، عربی، فارسی میں مضامین شایع کئے گئے ہیں۔ جسمیں ڈاکٹر محمود الحسن عارف کا عمدہ مضمون علامہ اقبال اور سنت نبویؐ ڈاکٹر عبداللہ کا قرآن اور اقبال مغرب پرستوں پر اقبال کی تنقید ڈاکٹر میاں عبدالغنی کے اچھی علمی مضامین ہیں

ڈاکٹر انعام الحق کوثر صاحب، جن کی کتب پر تبصرے ومضامین ہمارے مجلّہ میں شامل ہوتے رہے ہیں دوسرے شمارہ میں ڈاکٹر انعام الحق کی اقبالیات کے حوالہ سے خدمات پر بہترین مقالہ ہے دومضامین عربی میں ہیں یہ بہترین علمی کاوش ہے۔

کتاب کا نام : الفرق بین الفرق

مصنف : ابومنصور عبدالقاھر بن طاہر بن محمد البغد ادی ۴۲۹ھ

مترجم پروفیسر علی محسن صدیقی

ناشر : قرطاس پوسٹ بکس نمبر 8453 کراچی یونیورسٹی ۲۰۰۵

فون نمبر 03009245853

قیمت وصفحات : ۳۷۰ روپے صفحات ۵۵۵

ہمارے مجلّہ کے قارئین پروفیسر ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر چیئر مین شعبہ اسلامی تاریخ جامعہ کراچی کے نام وعلمی خدمات سے واقف ہیں پہلے بھی محترمہ کی شاندار خدمات کا تعارف ہمارے مجلّہ میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اس دور میں صحیح الفکر علم دوست خواتین آٹے میں نمک کے برابر ہیں بغیر کسی جاہ طلبی وخودنمائی کے مسلسل علمی خدمات میں مصروف ہیں بیشمار نایاب علمی کتب آپ کے قائم کردہ ادارہ قرطاس سے شایع ہوچکی ہیں ان کتب میں سے ایک اہم ترین کتاب کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔

کتاب کا بنیادی موضوع علم کلام اور تاریخ فرق ہے۔ فروغ اسلام کے ساتھ ہی ارتدادی افکار

وخیالات کا مسلمانوں کو سامنا کرنا پڑا لیکن آپؐ نے مسلمانوں کو جن عقائد وافکار کی تعلیم دی تھی مسلمانوں نے مشکل ترین حالات میں بھی بغیر کسی مصلحت کا شکار ہوئے حق کو حق اور سچ کو سچ کہا دین کے معاملہ میں معمولی سی بھی مزاحمت برداشت نہیں کی بالآخر باطل وگمراہی اپنی تمام تر فریب کاریوں کے باوجود وقتی جلوہ دکھا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن ہوگیا اور اسلام اصل شکل میں زندہ و تابندہ رہا مسلمانوں کے پیش نظر ہمیشہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا یہ فرمان رہا

اگر کوئی نماز اور زکوۃ میں فرق کریگا اگر کوئی عہد نبویؐ میں زکوۃ کی مد میں ایک رسی بھی ادا کرتا تھا اب نہیں دے گا تو میں اس سے لڑوں گا۔

یہی وجہ ہے کوئی فرقہ پروان نہ چڑھ سکا لیکن جب مسلمان مصلحت پسندی کا شکار ہوئے مرکز خلافت کمزور ہوا تو نئے نئے فرقے وجود میں آئے اور انہوں نے مسلم اتحاد میں دراڑ پیدا کرنا شروع کردی یہ کتاب دراصل ایسے ہی فرقوں کی تاریخ پر مشتمل ہے۔ کتاب انتہائی اہمیت کی حامل ہے اس کے ذریعہ آج کے فرقوں کو شناخت کرنا بہت آسان ہوجاتا ہے مترجم کے الفاظ میں کتاب کی خوبیاں پیش خدمت ہیں۔

یہ کتاب ایک مختصر مقدمہ اور پانچ ابوب پر مشتمل ہے۔

۱۔ باب اول میں امت محمدیہؐ میں فرقہ بندیوں سے متعلق حدیث ماثور کے اسانید وطرق کا بیان ہے

۲۔ باب دوم میں تمام فرقوں کی اسم شماری کی گئی ہے، جو دائرہ اسلام میں داخل یا اس کے دائرہ سے خارج ہیں۔ اس باب میں دو فصلیں ہیں۔ پہلی فصل میں اسلام میں داخل فرقوں کا بیان ہے اور دوسری فصل میں اختلاف امت محمدیہ کی کیفیت اور مختلف فرقوں کے ظہور پذیر ہونے کا ذکر ہے۔ اس کے بعد ان فرقوں کے نام گنوائے گئے ہیں

۳۔ باب سوم میں ان فرقوں کا بیان ہے جو دائرہ اسلام میں داخل ہیں۔ مصنف نے اس موقع پر ان میں سے ہر فرقہ کے عقائد پر اعتراضات کئے ہیں اور ان کی سخت گرفت کی ہے۔ یہ باب آٹھ فصلوں پر محیط ہے پہلی فصل شیعی فرقوں، دوسری فصل خارجی فرقوں، اور تیسری فصل معتزلی قدری فرقوں، ان کے فروع اور اہم عقائد کے بیان پر مشتمل ہیں۔ اس طرح چوتھی فصل میں مرجئہ، پانچویں فصل میں فرقہ ہائے نجاریہ، چھٹی فصل میں فرقہ جہمیہ، ساتویں فصل میں فرقہ ہائے کرامیہ اور آٹھویں فصل میں فرقہ ہائے مشبہہ اور ان کے عقائد کا ذکر کیا گیا ہے۔

۴۔ باب چہارم ان فرقوں کے بیان کے لئے مختص ہے، جو اگرچہ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں لیکن مصنف کے نزدیک وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ یہاں فاضل مصنف نے ان فرقوں کے تذکرہ کے ساتھ ان فرقوں کے اسلام سے خارج ہونے پر بھی کلامی انداز میں استدلال کیا ہے۔ اس باب میں کل سترہ فصلیں ہیں، یہ فصلیں مندرجہ ذیل فرقوں کے بیان میں ہیں۔

(۱) فرقہ سبئیہ (۲) فرقہ بیانیہ (۳) فرقہ المغیریہ (۴) فرقہ حربیہ (۵) فرقہ منصوریہ (۶) فرقہ جناحیہ (۷) فرقہ خطابیہ (۸) فرقہ ہائے غرابیہ، مخوضہ اور ذمیہ (۹) فرقہ ہائے الشریعیہ والنمیریہ (۱۰) فرقہ ہائے الحلولیہ (۱۱) اصحاب الاباحات (۱۲) اصحاب التناسخ (۱۳) فرقہ الخابطیہ (۱۴) فرقہ الحماریہ (۱۵) فرقہ الیزیدیہ (۱۶) فرقہ المیمونیہ (۱۷) فرقہ الباطنیہ

۵۔ باب پنجم میں فرقہ الناجیہ کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ اس باب میں سات فصلیں ہیں۔ پہلی فصل میں اہل السنّت والجماعت میں شامل مختلف طبقات کا ذکر ہے۔

دوسری فصل میں اہل سنت کے نجات یافتہ ہونے کا اثبات کیا گیا ہے۔ تیسری فصل میں اہل السنّت کے متعلق اصول کا بیان ہے۔ یہ اصول تعداد میں پندرہ ہیں۔ چوتھی فصل میں اسلاف صالحین کے متعلق اہل السنّت والجماعت کا قول کہ ایک دوسرے کو نہ تو کافر کہتے ہیں، نہ ان کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے اور نہ انہیں گمراہ قرار دے کر ان کی تضلیل کرتے ہیں۔ اس باب کی چھٹی فصل میں اہل السنّت والجماعت کے فضائل اور ماثر (یادگاروں) کا ذکر ہے۔ اس کے ساتھ ہی کتاب اختتام پذیر ہوتی ہے۔

مصنف کا اسلوب بیان متکلمانہ ہے۔ مختلف فرقوں کے افکار و عقائد بیان کرنے کے دوران انکار رد بھی کیا ہے۔ وہ فرقہ جو تاریخی و سیاسی اسباب کی وجہ سے وجود میں آئے، مثلاً شیعہ اور الخوارج، ان کے ذکر میں انہوں نے تاریخی واقعات کا اختصار کے ساتھ حوالہ بھی دیا ہے۔ فرقہ باطنیہ کے بیان میں انہوں نے مصر کے عبدی (فاطمی) خلفاء قرامطہ اور ابو سعید جنابی کے عقائد تحریر کرتے وقت ان کے سیاسی احوال کا بھی مختصراً ذکر کیا ہے۔